Digitized by Khilafat Library Rabwah

فون نمبر ۲۴۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

یوم سوموار

قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے

جلد ۶۹/۳۴ | ۳ ذوالحجہ ۱۴۰۰ھ ۱۳ اخاء ۱۳۵۹ ہش ۱۳ اکتوبر ۱۹۸۰ء | نمبر ۲۳۳

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۱ اخاء / اکتوبر۔ سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارے میں سپین سے جناب امیر صاحب مقامی محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کی خدمت میں موصول ہونے والی اطلاع کے مطابق

حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

احباب کرام توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور ایدہ اللہ کو صحت و سلامتی سے رکھے۔ برکات و انعامات کی بارش برسائے حضور کے عالمگیر منصوبوں اور مقاصد دینیہ میں غیر معمولی معجزانہ تائید و نصرت عطا کرے اور ہمارے پیارے امام کو خیر و عافیت اور صحت و تندرستی کے ساتھ ایک دفعہ پھر ہمارے درمیان لائے۔

آمین اللّٰھم آمین

اللہ تعالیٰ کے حضور انتہائی عاجزانہ دعاؤں کے ساتھ

سینکڑوں سال کے وقفہ کے بعد سرزمین اندلس میں سب سے پہلی مسجد کا سنگِ بنیاد رکھ دیا گیا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے دور و نزدیک سے آئے ہوئے

احمدیوں کی معیت میں سنگِ بنیاد رکھا

سپین میں اسلام کی نشاۃ ثانیہ کا ایک نیا اور روشن باب شروع ہو گیا

ربوہ ۱۱ اخاء / اکتوبر۔ سپین سے یہ نہایت خوشکن اور مسرت بھری اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ جمعرات ۹ اکتوبر کو پاکستان کے وقت کے مطابق شام ساڑھے تین بجے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے قرطبہ کے قریب مسجد کا سنگ بنیاد رکھ دیا ہے۔

الحمد للہ ثم الحمد للہ

یہ واقعہ اس لحاظ سے اسلامی تاریخ میں بے نظیر اور زبردست اہمیت کا حامل ہے کہ سپین سے مسلمانوں کے جبری اخراج کے سینکڑوں سال بعد یہ پہلی مسجد ہے جو کہ وہاں پر تعمیر ہو رہی ہے۔ اور یہ محض اور محض اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم ہے کہ جماعت احمدیہ کو اس کی توفیق مل رہی ہے۔ اس مبارک موقعہ کی تفاصیل کے بارے میں سپین سے بذریعہ ٹیلیکس جو اطلاع موصول ہوئی ہے۔ وہ آئندہ کی اشاعت میں ہدیہ قارئین کی جائے گی۔

فی الوقت جناب امیر صاحب مقامی محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کی خدمت میں موصول ہونے اطلاع کے مطابق حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اللہ تعالیٰ کے حضور نہایت عاجزانہ دعاؤں کے ساتھ یہ سنگ بنیاد رکھا۔ اس موقعہ پر سپین سے باہر بہت سے ممالک سے احباب جماعت بھی موجود تھے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس بابرکت موقعہ کو اس علاقے میں جہاں پر اس وقت رومن کیتھولک عیسائیوں کی حکمرانی ہے اللہ تعالیٰ کی خالص توحید اور محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی رسالت کا نعرہ گونجے۔ اور قرآن کریم کی تعلیم اس علاقے کے ذرے ذرے پر پھیل جائے۔ اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ کو اس کی توفیق دے۔ اس کے مبلغین کے کام میں برکت عطا کرے۔ اور احباب جماعت کو اس اہم اور تاریخی کام کے لئے بڑھ چڑھ کر اللہ تعالیٰ کے راستے میں قربانیاں دینے کی توفیق عطا کرے۔ آمین

جلسہ سالانہ کے انتظامات شروع ہیں احباب چندہ جلسہ سالانہ کی ادائیگی فرما کر ممنون فرمائیں۔ (ناظر بیت المال آمد)

جماعت احمدیہ کا ۸۸ واں جلسہ سالانہ

۲۶، ۲۷، ۲۸ فتح ۱۳۵۹ھش / دسمبر ۱۹۸۰ء کو ربوہ میں منعقد ہوگا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کا ۸۸ واں جلسہ سالانہ ۲۶، ۲۷، ۲۸ فتح ۱۳۵۹ ہش (مطابق ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر ۱۹۸۰ء) بروز جمعہ، ہفتہ اتوار ربوہ میں منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ

(ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی خصوصی دعائیں حاصل کرنے کا طریق

ہر احمدی طالب علم حضور کو اپنے امتحان کے نتیجہ کی اطلاع دے

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے مجلس مشاورت ۱۹۸۰ء کے موقعہ پر فرمایا:

"ساری جماعت کے لئے اعلان ہے کہ پہلی (کنڈر گارٹن) سے لیکر پی ایچ ڈی تک امتحان دینے والا ہر احمدی بچہ (لڑکا اور لڑکی) مجھے خط لکھے۔ میں وعدہ کرتا ہوں کہ ہر ایک کے لئے خاص طور پر دعا کرونگا اور دفتر کی طرف سے ان کو جواب بھی دیا جائے گا۔"

(الفضل ۲۹ اپریل ۱۹۸۰ء)

پبلشر: مسعود احمد ٭ پرنٹر: سید عبدالحی ٭ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ٭ مقام اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رپورٹ نمبر ۱ بابت ۱۶ جولائی ۱۹۸۰ء

زیورک میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی اہم دینی و جماعتی مصروفیات

"ہوٹل زیورک" میں ایک وسیع پریس کانفرنس سے خطاب۔ زیورک کے میئر کیساتھ عالمی امن کے متعلق تبادلہ خیالات

سوئس ریڈیو سے تفصیلی خبر نشر ہونے کے علاوہ اخبارات میں خبروں کی بہت وسیع پیمانہ پر اشاعت

(الفضل کے نامہ نگارِ خصوصی کے قلم سے)

(قسط اول)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۱۶ جولائی ۱۹۸۰ء کا دن (جو سوئٹزرلینڈ میں حضور کے چار روزہ قیام کا آخری دن تھا) انتہائی مصروفیت میں گزارا۔ اس روز حضور نے ایک وسیع پریس کانفرنس سے خطاب فرمانے کے علاوہ زیورک شہر کے میئر ڈاکٹر سگمنڈ وِڈمر کی طرف سے حضور کے اعزاز میں دی گئی استقبالیہ تقریب میں شرکت فرما کر ان کے ساتھ دنیا میں قیام امن اور جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی کے متعلق تبادلہ خیالات فرمایا۔ نیز سوئٹزرلینڈ کے ایک صحافی کو جو علیحدہ ملاقات کے متمنی تھے ایک گھنٹہ تک پریس انٹرویو دیا اور ان کے متعدد سوالوں کے جوابات دے کر جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی کے نتیجہ میں اسلام کی عالمگیر اشاعت اور اس کی روز افزوں ترقی پر روشنی ڈالی اور واضح فرمایا کہ آئندہ ایک سو سال کے اندر اندر اسلام ساری دنیا میں غالب آجائے گا۔

حضور کی ۱۶ جولائی کی مصروفیات کی رپورٹ ذیل میں ہدیۂ قارئین ہے:-

وسیع پریس کانفرنس سے خطاب

احمدیہ مشن زیورک کی طرف سے "ہوٹل زیورک" میں جو شہر کا بہت بلند پایہ اور معروف ہوٹل ہے ۱۶ جولائی کو ساڑھے دس بجے صبح ایک پریس کانفرنس کا اہتمام کیا گیا۔ جس میں حضور نے صحافیوں کے سوالات کے جواب دیئے۔ پریس کانفرنس میں ترجمان کے فرائض مکرم شیخ ناصر احمد صاحب نے ادا فرمائے۔

دورہ کا مقصد اور اس میں تدریجی کامیابی

اس سوال کے جواب میں کہ آپ کے دورہ کا مقصد کیا ہے اور اس میں کس حد تک آپ کو کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ حضور نے فرمایا دنیا اس وقت بڑی اور چھوٹی قوموں میں تقسیم ہو چکی ہے۔ بڑی طاقتیں ایک دوسرے کے خلاف کسی نہ کسی شکل میں محاذ آرائی میں مصروف ہیں اور اپنے اپنے حلقۂ اثر کو وسیع سے وسیع تر کرنے کی دوڑ دھوپ میں لگی ہوئی ہیں۔ اس دوڑ دھوپ کے نتیجہ میں عالمی امن کو شدید خطرہ پیدا ہو چکا ہے اور یہ خطرہ دن بدن بڑھتا جا رہا ہے۔ جہاں تک بڑی طاقتوں کا تعلق ہے وہ امن کے نام پر انتہائی مہلک ہتھیار جمع کر رہی ہیں اور سمجھتی یہ ہیں کہ وہ جتنے زیادہ مہلک ہتھیار ذخیرہ کریں گی امن کا امکان اتنا ہی زیادہ روشن ہوگا۔ میرے نزدیک یہ امر کہ وہ اس میں کامیاب ہوتی ہیں یا نہیں از حد مشکوک ہے۔

حضور نے قیام امن کے صحیح طریق کی نشاندہی کرتے ہوئے فرمایا۔ اس صورت حال میں امن کے قیام کا دوسرا بلکہ واحد ذریعہ یہ ہے کہ بنی نوع انسان کے دل محبت پیار اور بے لوث خدمت کے ذریعے جیتے جائیں اور انہیں یہ باور کرایا جائے کہ امن مہلک ہتھیاروں کے ذریعہ نہیں بلکہ ایک دوسرے سے محبت کرنے اور ایک دوسرے کی بے لوث خدمت کرنے کے ذریعہ قائم ہوگا کیونکہ مہلک ہتھیار ہلاکت تو پھیلا سکتے ہیں امن قائم نہیں کر سکتے۔ میں یورپی ممالک کا یہ دورہ بھی اسی لئے کر رہا ہوں کہ یہاں کے لوگوں کو اسلام کی طرف سے امن کا پیغام دوں اور قیام امن کی حقیقی راہ انہیں بتاؤں۔ چنانچہ میں جس ملک میں بھی جاتا ہوں لوگوں کو یہی یقین دلانے کی کوشش کرتا ہوں کہ انسانیت کی بقا کی خاطر ایک دوسرے سے محبت کرنا سیکھو اس لئے میں محبت کے ایک سفیر کی حیثیت سے یہ دورہ کر رہا ہوں۔

اپنے دورہ کی کامیابی کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا یورپ میں یہ میرا ساتواں دورہ ہے اور میرا احساس یہ ہے کہ رفتہ رفتہ اور درجہ بدرجہ میں اپنے مقصد کے حصول میں کامیاب ہو رہا ہوں اور منزل مقصود قریب سے قریب تر آتی جا رہی ہے۔ اس ضمن میں حضور نے واضح فرمایا۔ میں انقلاب کے راستہ پر نہیں چل رہا۔ کیونکہ انقلاب خونریزی کے ذریعہ لایا جاتا ہے جس کا میں شدید مخالف ہوں۔ میں جس راستہ پر گامزن ہوں وہ انقلاب (REVOLUTION) کا نہیں بلکہ ارتقاء (EVOLUTION) کا راستہ ہے اور EVOLUTION ہمیشہ آہستہ آہستہ رونما ہوتا ہے اور مختلف مراحل میں سے گزر کر اپنے کمال کو پہنچتا ہے۔ سو اس کی رفتار تو سست ہوتی ہے لیکن یہ اپنے کمال کو پہنچتا ضرور ہے۔ میں ہی نہیں بلکہ خود یورپ کا باشعور طبقہ اس ارتقائی عمل کی کارفرمائی کو محسوس کر رہا ہے اور یہ ارتقائی عمل بدیہی طور پر اسلام کے حق میں ہے۔

اسلام کا غالب آنا بہر طور مقدر ہے

اس سوال کے جواب میں کہ آپ کا فرقہ ۹۰ سال پرانا اور اسلام کا ۷۳ واں فرقہ ہے کیا یہ ۷۳ واں فرقہ کی حیثیت سے ہی برقرار رہے گا۔ حضور نے فرمایا جماعت احمدیہ ایک عالمی تحریک ہے جو روز بروز ترقی کی منازل طے کر رہی ہے ہر سورج جو طلوع ہوتا ہے وہ ہمیں پہلے سے بہت زیادہ مستحکم اور ترقی یافتہ پاتا ہے۔ ہم ہر لحظہ آگے ہی آگے بڑھ رہے ہیں اور بڑھتے ہی چلے جا رہے ہیں۔ جس شخص نے اس جماعت کی بنیاد رکھی تھی وہ ابتداء میں اکیلا تھا۔ اس وقت جبکہ وہ اکیلا تھا اور کوئی اس کے ساتھ نہ تھا اس نے دنیا میں یہ اعلان کیا کہ میرے خدا نے مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ وہ میری جماعت کو ساری دنیا میں پھیلا دے گا اور اسے کل مذاہب پر غلبہ بخشے گا۔ گزشتہ ۹۰ سال میں وہ ایک شخص ایک کروڑ میں بدل چکا ہے۔ اگر اگلی صدی میں ان ایک کروڑ انسانوں میں سے ہر شخص ایک کروڑ ہو جائے تو یہ تعداد دنیا کی موجودہ آبادی سے بھی کہیں تجاوز کر جائے گی۔ بہرحال ترقی کی اس رفتار سے اتنا ضرور ثابت ہوتا ہے کہ اگلی ایک صدی میں یہ جماعت پورے کرۂ ارض پر محیط ہو جائے گی۔

مشرقی یورپ میں اسلام کی آبیاری

ایک صحافی نے سوال کیا کہ کیا موجودہ دورہ میں آپ مشرقی یورپ بھی جائیں گے؟

اس کے جواب میں حضور نے فرمایا میں خود تو مشرقی یورپ نہیں گیا اور نہ وہاں جانا میرے موجودہ دورہ کے پروگرام میں شامل ہے۔ لیکن روحانی طور پر میں وہاں گیا ہوں اور ہر وقت موجود ہوں۔ اس لئے کہ پولینڈ، ہنگری، یوگوسلاویہ، رومانیہ میں احمدیہ جماعتیں قائم ہیں اور کچھ احمدی خواہ وہ تھوڑے ہی ہیں روس میں بھی ہیں۔

(باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پیامِ جبرئیل — انجیل و قرآن کی روشنی میں

مکرم شیخ عبد القادر صاحب ۲۱۵۔ رستم پارک۔ نواں کوٹ لاہور

جناب برکت اے خاں رکن بشارتی کمیٹی سیالکوٹ رٹائرڈ الیوسیس کونسل ۳۲ تبلیغی کتابچے لکھ چکے ہیں ان کا ایک رسالہ "فلسفہ وحدت الوجود" ہے ۱۹۸۰ء میں اضافات کے ساتھ بار سوم شائع ہوا۔ میں ان کا ممنون ہوں کہ جب بھی وہ کوئی نیا رسالہ شائع کرتے ہیں تو اس کی ایک کاپی مجھے ضرور بھیجتے ہیں۔ اب "فلسفہ وحدت الوجود" نئی صورت میں طبع ہوا تو ارسال کر دیا ہے۔ اس سے قبل ہم جناب برکت اے خاں کے رسالوں پر الفرقان اور خالد میں تبصرہ کر چکے ہیں۔

رسالہ کی تازہ اشاعت میں ایک اہم بات قابل جواب ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ ایک جبرائیل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور بتایا کہ خدا کا بیٹا بنانے والوں پر خدا کی مار ہے اور ایک حضرت مریم صدیقہ کے پاس آیا اور کہا کہ تیرے بطن سے خدا کا بیٹا پیدا ہوگا۔ دونوں کے پیغام میں مغائرت ہے۔ ایسا کیوں ہے؟

"ایک جبرائیل فرشتہ وہ ہے جو خدا کی طرف سے گلیل کے ایک شہر ناصرہ میں کنواری مریم صدیقہ کے پاس بھیجا گیا تھا۔ جس نے بعد از مؤدبانہ سلام و آداب مریم مقدسہ کو خدا تعالےٰ کی طرف سے یہ خوشخبری دی کہ:۔

"سلام تجھ کو، جس پر فضل ہوا ہے۔ خداوند تیرے ساتھ ہے۔ وہ بزرگ ہوگا اور خدا تعالےٰ کا بیٹا کہلائے گا۔"

(انجیل لوقا ۲۸تا۳۱/۱)

لیکن اس واقعہ کے چھ سو سال بعد ایک جبرائیل فرشتہ جو مریم مقدسہ کے پاس حاضرِ خدمت نہ ہوا تھا۔ اس نے عرب میں یہ خبر دی کہ "نصاریٰ نے کہا مسیح اللہ کا بیٹا ہے۔ اللہ ان کو ہلاک کرے وہ حقیقت سے دور جا رہے ہیں (توبہ ۳۰)

اللہ لائق نہیں کہ بیٹا رکھے۔

(مریم ۳۵)

قارئین اب خود ہی فیصلہ کر لیں کہ ان دونوں میں سے کون سے جبرائیل کی بات اور پیغام کو برحق تسلیم کیا جائے

(رسالہ وحدت الوجود صفحہ ۸۰-۷۹)

اس کا جواب بہت سادہ ہے انجیل نویس نے جبریل کے منہ میں وہ الفاظ ڈالے ہیں جو ایک ہزار سال قبل حضرت داؤد علیہ السلام کو القاء ہوئے۔ یہی وجہ ہے کہ متی میں یہ الفاظ نہیں ہیں۔ انجیل نویس کو پوچھیئے کہ اس نے زید کا پیغام بکر کو کیوں دے دیا؟ قرآن حکیم نے جبریل کی بشارت کے اصل مفہوم کو پیش کیا ہے۔

حضرت داؤد علیہ السلام کو بشارت دی گئی کہ تیری ذریت میں سے ایک بیٹا پیدا ہوگا وہ عظیم سلطنت کا وارث اور خدا کا بیٹا کہلائے گا۔

"اور جب تیرے دن پورے ہو جائیں گے اور تو اپنے باپ دادا کے ساتھ سو جائے گا تو میں تیرے بعد تیری نسل میں سے ایک شخص کو کھڑا کر کے اس کی سلطنت کو قائم کروں گا۔ وہی میرے نام کا ایک گھر بنائے گا اور میں اس کی بادشاہت کا تخت ہمیشہ کے لئے قائم کروں گا اور میں اس کا باپ ہوں گا اور وہ میرا بیٹا ہوگا

(سموئیل ۲ باب ۷ آیت ۱۲-۱۳ نیو انگلش بائبل)

لوقا میں ہے کہ حضرت مریم کو بایں الفاظ بشارت دی گئی۔

"وہ بڑا ہوگا اور خدا تعالیٰ کا بیٹا کہلائے گا اور خداوند خدا اس کے باپ داؤد کا تخت اسے دیگا اور وہ یعقوب کے گھرانے پر ابد تک بادشاہی کریگا اور اس کی بادشاہی کا آخر نہ ہوگا"

(لوقا ۳۲، ۳۳/۱)

ظاہر ہے کہ حضرت مریم کو کم و بیش انہی الفاظ میں بشارت دی گئی جن الفاظ میں حضرت داؤد علیہ السلام کو دی گئی تھی گویا پرانے عہد نامہ میں سلیمان خدا کا بیٹا تھا۔ عہد جدید میں یسوع مسیح اگر ابن اللہ سے مراد اقنوم ثانی ہے تو سلیمان کی ابنیت کے کیا معنی ہیں۔ وہ اصل ہے یہ نقل۔ پہلے سلیمان علیہ السلام کی ابنیت کا فیصلہ ہونا چاہیئے پھر یسوع کی باری آئے گی عجیب گورکھ دھندا ہے۔ سلیمان ایک عظیم الشان سلطنت کے وارث ہوئے۔ وہ ابن اللہ تھے۔ یسوع کہتے ہیں۔ ابن آدم کے لئے سر چھپانے کو جگہ نہیں۔ یسوع مسیح درویش پیغمبر تھے۔ نصاریٰ کے بقول ان کو خدا کا بیٹا کہا گیا۔ وہ الوہیت کے اقنوم ثانی ہیں کیا محض کسی بشارت کے نقل کر دینے سے ابدی سلطنت مل گئی؟ یسوع مسیح ابن اللہ بمعنی خدائے ذوالجلال بن گئے۔ العیاذ باللہ

اہل کتاب کی گواہی:۔

علماء اہل کتاب میں ایک منفرد عالم (HUGH SCHONFIELD) ہیں وہ کم و بیش تیس کتابوں کے مصنف ہیں۔ اپنی تازہ کتاب میں لکھتے ہیں کہ لوقا نے ایک ناولسٹ کی طرح انبیائے بنی اسرائیل کی باتیں اور صلحائے بنی اسرائیل کے فقرے حضرت مسیح علیہ السلام کی سیرت میں داخل کر دیئے۔ خصوصاً طفولیت مسیح کے حالات میں بائیبل کے اطفال کی کہانیاں اس کے پیش نظر تھیں۔ عہد عتیق کے مواد سے میلاد مسیح کی کہانی کو سجایا گیا۔

THE PENTECOST REVOLUTION
P. 41-43

اس اسلوب کے پیش نظر ہم یہ کہنے میں حق بجانب ہیں کہ لوقا نے حضرت سلیمان علیہ السلام کے لئے بشارت کے الفاظ سے خوشہ چینی کی اس میں سے کچھ الفاظ لے کر مریم کو ملنے والی بشارت میں ملا دیئے۔ یہی وجہ ہے کہ جبریل کی بشارت متی اور لوقا کی مختلف فیہ ہے حضرت داؤد علیہ السلام کو خدا تعالےٰ نے بشارت دی کہ تیرے گھر میں ایک بیٹا ہوگا۔ وہ مرد صلح ہوگا۔ وہ میرا بیٹا ہوگا اور میں اس کا باپ ہونگا اور میں اسرائیل میں اس کا تخت ابد تک قائم رکھوں گا۔

(تواریخ اول ۹-۱۱/۲۲)

بشارت کا یہ اسلوب مریم کو ملنے والی بشارت میں سمو دیا گیا اس کے باوجود یہ بات طے ہے کہ لوقا کے نزدیک حضرت مسیح خدا کے ازلی بیٹے نہیں تھے بلکہ استعارۃً بیٹے تھے۔ جیسے سلیمان کو خدا کا بیٹا کہا گیا۔ بن باپ

بن باپ پیدائش کی وجہ سے ابن اللہ کہا گیا

چنانچہ آگے وضاحت ہے کہ حضرت مسیح چونکہ قوت قدرت سے پیدا ہونگے۔ اس لئے وہ خدا کا بیٹا ہونگے۔ انجیل لوقا میں ہے۔

"فرشتہ نے جواب میں مریم سے کہا کہ روح القدس تجھ پر نازل ہوگا اور خدا تعالےٰ کی قدرت تجھ پر سایہ ڈالے گی اور اسی سبب سے پیدا ہونے والا بچہ خدا کا بیٹا کہلائے گا۔

(لوقا ۳۵/۱ نیو انگلش بائبل)

انجیل نویس نے آگے چل کر دوبارہ وضاحت کر دی کہ بالکل انہی معنوں میں آدم خدا کا بیٹا تھا۔

(لوقا ۳۸/۳)

انجیل لوقا کے بعض نسخوں میں ہے کہ یہ بچہ پاک ہوگا اور خدا کا بیٹا کہلائے گا۔

(نیو انگلش بائبل میں حاشیہ ۳۵/۱ پر یہ نوٹ موجود ہے)

اس تحقیق سے ثابت ہے کہ لوقا حضرت مسیح کو الوہیت کے پیش نظر خدا کا بیٹا نہیں سمجھتا تھا بلکہ قدرت سے وہ پیدا ہوئے اور پاک ہونے کے باعث خدا کا بیٹا قرار دیتا ہے بالکل اسی طرح جیسے لوقا کے نزدیک سلیمان خدا کا بیٹا تھا۔ اور آدم ابن اللہ تھا۔

فی الجملہ لوقا نے بشارت کے الفاظ میں بشارتِ داؤد کے الفاظ شامل کر دیئے۔ لیکن اس کے باوصف وہ یسوع مسیح کو حقیقی ابن اللہ نہیں سمجھتا تھا بلکہ استعارہ سے اور محاورۂ بائبل میں خدا کا بیٹا کہتا ہے۔

لوقا کی مزید وضاحت:۔

لوقا ۲۲/۳ میں مزید وضاحت ہے کہ بپتسمہ کے وقت یسوع کی معنوی ولادت ہوئی۔ آسمان سے آواز آئی کہ:۔

"تو میرا بیٹا ہے۔ میرا محبوب۔ آج کے دن تیری ولادت ہوئی

مجھ سے تو نے جنم لیا۔"

نیو انگلش بائیبل کا حاشیہ ملاحظہ ہو۔

کچھ قدیم نسخوں میں یہ عبارت موجود ہے۔ موجود نسخوں میں یہ عبارت بدلی ہوئی ہے

انجیل عبرانیہ میں لکھا تھا۔ جیروم نے اس گم شدہ انجیل کا اقتباس دیا ہے کہ یہ آواز روح القدس کی تھی۔ روح القدس نے بپتسمہ کے وقت حضرت مسیح کو اپنا بیٹا قرار دیا۔ گویا معنوی ولادت کے لحاظ سے حضرت مسیح ابن اللہ تھے۔ جیسا کہ زبور ۲/۷ میں حضرت داؤد علیہ السلام کو خدا کا بیٹا کہا گیا۔ ایسا خدا کا فرزند بیک وقت روح القدس کا بیٹا بھی ہوتا ہے۔ یہ روحانی محاورے ہیں۔ اقنوم ثانی کا کوئی تصور نہیں ہے۔ ایک بہت بڑے سکالر کہتے ہیں کہ بعض جگہ عبداللہ کا ابن اللہ بن گیا۔

(ملاحظہ ہو QUISNEBERT کی کتاب جینز صفحہ ۱۲۵)

فرشتوں کے کلام کی دوسری مثال

جناب برکت اے خاں صاحب نے اپنی کتاب "فلسفہ وحدت الوجود" میں اس بحث کا آغاز کیا ہے کہ جبرائیل تو ایک ہی ہے۔ لیکن وہ انجیل میں کچھ کہتا ہے۔ قرآن میں کچھ۔ انجیل کا جبرائیل درست معلوم ہوتا ہے۔ اسی طرح ملائکۃ اللہ کا معاملہ ہے۔ برکت اے خاں لکھتے ہیں:۔

"خدا تعالیٰ کے فرشتوں نے یروشلم کے ایک باغ میں جہاں مسیح مصلوب قبر میں دفن کیا گیا تھا عورتوں سے کہا کہ مسیح مصلوب جی اٹھا ہے۔ اس کی خالی قبر دیکھو جہاں وہ رکھا گیا تھا۔ وہ اپنے کہنے کے مطابق جی اٹھا ہے"

(انجیل متی ۲۸: ۷)

لیکن دنیا میں اس مشہور و معروف تاریخی واقعہ کے چھ سو سال بعد ایک جبرائیل فرشتہ نے جو مسیح مصلوب کی موت اور کفن و دفن اور جی اٹھنے کے مقام واقعہ سے بے خبر اور غیر حاضر تھا۔ اس نے بغیر کسی چشم دید گواہی اور شہادت کے عرب میں یہ خبر دی کہ اسے نہ قتل کیا ہے اور نہ اسے مصلوب کیا۔

قارئین! آپ خود ہی فیصلہ کریں کہ ان دونوں میں سے کون سے جبرائیل فرشتہ کی بات اور پیغام کو برحق تسلیم کیا جائے

(فلسفہ وحدت الوجود صفحہ ۸)

پہلے تو برکت اے خاں کو اپنے گھر کی خبر لینا چاہیئے۔ انجیل متی میں ہے خواتین سے بات کرنے والا فرشتہ آسمان سے اترا تھا۔ مرقس میں ہے کہ وہ ایک جوان سفید جامہ پہنے ہوئے تھا (۱۶/۵) لوقا میں ہے دو شخص براق پوشاک پہنے خواتین کے سامنے کھڑے تھے (۲۴/۴) انجیل یوحنا میں ہے دو فرشتے سفید پوشاک پہنے ہوئے ایک کو سرہانے دوسرے پینتانے بیٹھے دیکھا جہاں یسوع کی لاش پڑی تھی۔ (۲۰/۱۲) انجیل نویس یہ فیصلہ نہیں کر پائے کہ فرشتہ ایک تھا یا دو تھے۔ وہ فرشتے نہیں بلکہ ایک یا دو شخص سفید لباس میں ملبوس تھے تو اندریں صورت فرشتوں کا مکالمہ تو مشتبہ ہو گیا۔ علماء کا فیصلہ یہ ہے کہ یہ فرشتے نہیں تھے بلکہ اس تنظیم کے افراد تھے جو حضرت مسیحؑ کے معتقد تھے جن کا کام پہرہ دینا تھا۔ فری میسن بنیاد میں ہے کہ اخوت السینیہ کے دو رکن تھے۔ جن کو فرشتہ سمجھ لیا گیا۔

صلیبی موت سے نجات پانیوالا پیغمبر!۔

دوسری بات یہ قابل غور ہے کہ انبیائے بنی اسرائیل کے پاس جبرائیل آیا اور اس نے خبر دی کہ آنے والا مسیح موت کی آغوش میں سے اٹھ کھڑا ہوگا۔ اس پر موت وارد نہیں ہوگی۔ پرانے عہد نامہ میں کہاں لکھا ہے کہ وہ تین دن مرا رہے گا۔ اور پھر زندہ ہو جائے گا اور چالیس دن کے بعد سیدھا آسمان پر چلا جائے گا؟ پرانے عہد نامہ کے جبریل کی بات کیوں نہ مانی جائے۔ نئے عہد نامہ میں کیا وہ بدل گیا تھا؟ حضرت مسیح علیہ السلام نے خود ہی پرانے عہد نامہ کے تین حوالے دیئے۔ ایک زبور ۲۲ کا حوالہ، جس کی دعائیں صلیب پر آپ کی زبان پر تھیں۔ مثلاً "اے خدا تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا" اس زبور کا پہلا فقرہ ہے کہ فرستادۂ حق موت کی خاک میں مل جائے گا۔ لیکن مرے گا نہیں۔ لکھا

"بلکہ جب اس نے خدا سے فریاد کی تو اس نے سن لی تو اب ایک بڑے گروہ میں میرا ثنا خواں ہوگا۔

(زبور ۲۲/۲۴-۲۵)

اسی طرح یسعیاہ ۵۳ باب کا حضرت مسیح نے حوالہ دیا کہ یہ پیشگوئی میرے لئے ہے۔

(لوقا ۲۲/۳۷ متی ۱۷/۸)

۵۳ باب کا عبرانی متن وادی قمران کے غاروں سے ملا ہے یہ دو اڑھائی ہزار سال پرانا ہے۔ یہ وہ قدیم متن ہے جو کہ حضرت مسیح علیہ السلام کے ہاتھ میں تھا جب کہ آپ نے ہیکل میں یسعیاہ کا درس دیا۔ یسعیاہ نبی کے الفاظ ہیں۔ کہ فرستادۂ حق موت سے نجات پا کر طویل عمر پائے گا۔ یہاں تک کہ اپنی نسل در نسل دیکھے گا۔ (۵۳/۱۰)۔

تیسرا حوالہ حضرت مسیحؑ نے یونس نبی کا دیا ہے کہ جیسے یونس مچھلی کے پیٹ میں زندہ گیا اور زندہ نکل آیا اور پھر قوم میں مقبول ہوا۔ ایسے ہی حالات حضرت مسیح کو پیش آنے والے تھے۔

یہ تینوں حوالے بتا رہے ہیں کہ فرستادۂ حق اتنے مصائب میں سے گذرے گا کہ وہ بظاہر مردہ نظر آئے گا۔ اسے قبر میں رکھ آئیں گے۔ لیکن خدا تعالیٰ کے اذن سے وہ زندہ ہو جائے گا۔ حقیقی موت اس پر وارد نہیں ہوگی۔

جبریل کا یہ پیغام تھا جو کہ انبیائے بنی اسرائیل کو دیا گیا۔ ان کی وساطت سے ہم تک پہنچا۔ کیا یہ پیام نئے عہد نامہ میں آ کر بدل گیا جو پیغمبر خدا ابن گیا۔ عبداللہ ابن اللہ بن کر اقنوم ثانی ہو گیا؟ مجازی موت حقیقی ہو گئی؟ اس کی ہجرت رفع الی السماء میں بدل گئی؟ طویل عمر اور بنی اسرائیل کے ایک بڑے حصہ کی قبولیت۔ یہ مشن پس منظر میں چلا گیا؟ پیام جبریل کو آپ بدلتے ہیں یا قرآن نے بدلا؟ کتنی دلیری سے برکت اے خاں کہہ رہے ہیں کہ قرآن نے پیام جبریل کو بدل دیا حالانکہ جبریل کے دشمن خود ہو رہے ہیں۔ قرآن حکیم میں ہے:۔

"تو ان سے کہہ دے کہ جو شخص اس وجہ سے جبرائیل کا دشمن ہو کہ اس نے تیرے دل پر اللہ کے حکم سے اس کتاب کو اتارا ہے ......

تو اسے یاد رہے کہ جو شخص بھی اللہ اور اس کے فرشتوں اور اس کے رسولوں اور جبرائیل اور میکائیل کا دشمن ہو تو ایسے منکروں کا اللہ بھی یقیناً دشمن ہے۔"

(البقرہ ۹۸-۹۹)

جبرائیل، ملائکۃ اللہ اور خدا کے رسولوں کا فیصلہ کیا کلیسا کے عقائد کے حق میں ہے؟ نہیں ہرگز نہیں۔

فرشتوں نے رفع الی السماء کا ذکر نہیں کیا

جناب برکت اے خاں نے ایک تیسری مثال دی ہے۔ انجیل میں ہے فرشتوں نے حضرت مسیح علیہ السلام کے رفع الی السماء کی خبر دی۔ ان کو شکایت ہے کہ ملائکہ کی گواہی کے باوصف لوگ آسمان پر جانے کو امر موہوم خیال کرتے ہیں۔ برکت اے خاں لکھتے ہیں:۔

"انجیل مقدس میں لکھا ہے کہ فرشتوں نے شاگردوں سے کہا" اے گلیلی مردو! تم کیوں کھڑے آسمان کی طرف دیکھتے ہو؟ یہی یسوع جو تمہارے پاس سے آسمان پر اٹھا لیا گیا ہے اسی طرح پھر آئے گا۔ جس طرح تم نے اسے آسمان پر جاتے دیکھا ہے"

(انجیل کتاب اعمال ۱/۱۱)

آگے غم و غصہ کا اظہار ہے کہ مسیح کی الوہیت کا یہ مبرہن ثبوت ہے۔ تاریخ عالم کی اس عظیم زندہ اور عالمگیر صداقت کو منکرین رد کرتے ہیں۔ وہ دراصل مخالف مسیح ہیں۔

(ص ۸۰ - ۸۱)

برکت اے خاں کو معلوم ہونا چاہیئے کہ فرشتوں کی یہ گواہی بھی سراب نظر ہے۔ لوقا پولوس کا ہم عصر اور شاگرد تھا اس نے لوقا اور اعمال الرسل دونوں کو ترتیب دیا۔ انجیل لوقا کے آخر میں ہے کہ واقعہ صلیب کے بعد تیسرے دن حضرت مسیح آسمان پر اٹھا لئے گئے اور اعمال میں ہے کہ چالیس دن کے بعد اٹھائے گئے۔ کونسا بیان صحیح ہے۔ فرشتے اتنی عالم پر بہت لیٹ پہنچے۔ تیسرے دن کا واقعہ تھا۔ چالیس دن بعد فرشتوں کو پتہ لگا۔ لوقا کے زمانہ کے فرشتے عجیب مخلوق ہیں ۳۷ دن تک تاریخ عالم کی عظیم زندہ اور عالمگیر صداقت کا پتہ ہی نہیں لگا۔ پھر انجیل لوقا میں رفع مسیح کے منظر میں فرشتوں کا ذکر نہیں دیا لوقا انجیل کا آخری ورق ختم کر کے اعمال کا پہلا ورق لکھنے بیٹھے تو ۳۷ دن کا فرق پڑ گیا اور فرشتے بھی نمودار ہو گئے۔

پھر یہ بات بھی بڑی تعجب انگیز ہے کہ حواریوں نے رفع کا ذکر ہی نہیں کیا متی اور یوحنا حواری تھے وہ اس واقعہ سے بے خبر ہیں۔ تاریخ عالم میں ایک عہد آفریں واقعہ ہو۔ حواری اس کا ذکر ہی نہ کریں۔ صرف پولوس کے شاگردوں کو معلوم ہو۔ جانیں تو وہی جانیں۔ یہ بات تعجب انگیز ہے۔

بقیہ صفحہ ۶ پر

الفضل

میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔ (مینجر الفضل)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عید کارڈ بھیجنے کی رسم اسراف ہے

(محترم مولانا عبد المالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ)

عیسائی لوگ کرسمس کے موقع پر ایک دوسرے کو کرسمس کارڈ بھیجتے ہیں اور بہت سارا روپیہ اس فضول رسم پر خرچ کرتے ہیں۔ ان کی دیکھا دیکھی مسلمانوں میں بھی یہ رسم آ گئی ہے کہ وہ عیدین کے موقع پر اپنے دوست احباب کو عید کارڈ بھیجنے لگ گئے ہیں اور یوں ان کی نقل میں ایک بُری رسم کو اپنا لیا ہے۔ غیر قوموں کی نقل سے تو ویسے ہی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے۔ اور یہ رسم تو کھلا کھلا اسراف اور فضول خرچی ہے جسے اسلام ہرگز پسند نہیں کرتا قرآن مجید میں اللہ تعالے فرماتا ہے۔

وَلَا تُسْرِفُوْا ۚ اِنَّهٗ
لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ ۔(۷/۳۲)

کہ فضول خرچی نہ کیا کرو کیونکہ اللہ تعالے اسراف کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

ایک اور مقام پر تو اللہ تعالے نے اسراف کرنے والوں کو شیطان کا بھائی قرار دیا ہے۔ فرماتا ہے:

وَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ
وَالْمِسْكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ
وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيْرًا ۝
اِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ كَانُوْٓا
اِخْوَانَ الشَّيٰطِيْنِ ط
وَكَانَ الشَّيْطٰنُ لِرَبِّهٖ
كَفُوْرًا ۝ (۱۷: ۲۷، ۲۸)

اور رشتہ دار اور مسکین اور مسافر کو اس کا حق دو اور اسراف کسی رنگ میں بھی نہ کرو۔ اسراف کرنے والے یقیناً شیطانوں کے بھائی ہوتے ہیں اور شیطان اپنے رب کا بہت ہی ناشکر گذار ہے۔

اس ارشاد سے واضح ہو جاتا ہے کہ فضول خرچی اللہ تعالے کی نگاہ میں کتنی بُری اور قابلِ نفرت بات ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ فضول خرچی خود انسان کے لئے مشکلات پیدا کرتی ہے اور بعض اوقات اس کی تباہی کا موجب بن جاتی ہے لیکن لوگ اس پر غور نہیں کرتے اور ایک رَو میں بہے چلے جاتے ہیں

یہاں یہ بات بھی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ عید کارڈ بھیج کر لوگ سمجھتے ہیں کہ انہوں نے اپنے عزیز و اقارب کو اس خوشی کے موقع پر یاد کر کے اور انہیں ہدیہ تبریک پیش کر کے ایک رنگ میں ان کے حقوق ادا کئے ہیں۔ لیکن اللہ تعالے ان آیات میں فرماتا ہے کہ رشتہ داروں کے حقوق تو ضرور ادا کرو تاہم اس سلسلہ میں بھی فضول خرچی ہرگز نہ کرو اور عید کارڈ ظاہر و باہر فضول خرچی ہے۔ چنانچہ حضرت مصلح موعود اس بارہ میں احباب جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"یہ اسراف ہے اور بے ضرورت روپیہ ضائع کیا جاتا ہے۔ بہتر ہو کہ لوگ اسی کو دین کی تبلیغ میں خرچ کریں۔ ہم نے دیکھا ہے کہ نوجوانوں اور چھوٹے بچوں میں اس کا بہت رواج ہے بچے بلکہ بعض ادھیڑ حضرات بڑی بڑی قیمت کے کارڈ خرید کر پھر لفافوں میں بند کر کے دوستوں کو بھیجتے ہیں۔ یہ بہت بُرا دستور ہے۔ احباب کو چاہیئے کہ اس رسم کو ترک کر دیں اور سب سے پہلے قادیان میں اس پر عمل ہو اگر کوئی دوکاندار لائے تو اس سے نہ خریدے جائیں۔ لوکل سیکرٹری صاحب کی توجہ درکار ہے کیونکہ یہ فضول خرچی ہے اور اسلام فضول خرچی کو نہایت نفرت کی نظر سے دیکھتا ہے۔"

(الفضل ۱۵ر ستمبر ۱۹۱۷ء)

اس اقتباس میں عید کارڈ بھیجنے کے مروجہ طریق کو حضور نے بہت بُرا دستور قرار دیا ہے احباب کو چاہیئے کہ وہ اس بُری رسم سے پورے طور پر بچیں عہدیداران جماعت کا بھی فرض ہے کہ وہ حضور کے اس ارشاد سے احباب جماعت کو آگاہ کریں اور انہیں اس فضول خرچی سے بچائیں۔ اللہ تعالے ہم سب کو توفیق عطا فرمائے آمین۔

عالمگیر غلبۂ اسلام کیلئے عظیم روحانی پروگرام

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز نے صد سالہ احمدیہ جوبلی اور غلبۂ اسلام کیلئے ایک روحانی پروگرام تجویز فرمایا جس کا خلاصہ یہ ہے۔

(۱) ہر ماہ ایک نفلی روزہ رکھا جائے۔

(۲) ہر روز دو نفل نماز ظہر یا عشاء کے بعد ادا کئے جائیں۔

(۳) کم از کم سات بار روزانہ سورۃ فاتحہ غور و تدبر کے ساتھ پڑھی جائے۔

(۴) ہر روز ۳۳، ۳۳ بار درج ذیل دعاؤں کا ورد کیا جائے۔

(۱) اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّيْ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَيْهِ ط

(۲) سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ ط اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ ط۔

(۵) کم از کم گیارہ بار روزانہ دعائیں پڑھی جائیں۔

(۱) رَبَّنَا اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ط

(۲) اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِيْ نُحُوْرِهِمْ وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ۔

ان کے علاوہ حضور نے اپنی زبان میں بھی بکثرت دعائیں کرنے کی تاکید فرمائی ہے تاکہ اللہ تعالے ہماری حقیر قربانیوں کو قبول فرمائے۔ اس منصوبے کو ہر لحاظ سے کامیاب کرے اور ہم شاہراہ غلبۂ اسلام پر آگے ہی آگے بڑھتے چلے جائیں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

ضرورت مراقب

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کو فوری طور پر بے مخلص، محنتی اور دیانتدار مراقبین کی ضرورت ہے جو جملہ مجالس کا دورہ کر کے مجالس کا حسابات چیک کر سکے۔ وصولی کی طرف توجہ دلانے کے ساتھ ساتھ مجالس خدام الاحمدیہ کی تربیتی ضروریات بھی پوری کرنے کی اہلیت اور تقریر کا ملکہ بھی رکھتے ہوں۔

سلسلہ کی خدمت کا شوق رکھنے والے حضرات امیر/صدر مقامی اور امیر ضلع کی سفارش کے ساتھ ۲۵ر اکتوبر تک درخواست دیں تنخواہ اور الاؤنس صدر انجمن کے قواعد کے مطابق دیئے جائیں گے۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

مطالعہ کتب

خدام ماہ اکتوبر میں کتاب "لیکچر سیالکوٹ" اور ماہ نومبر میں کتاب "جنگِ مقدس" کا مطالعہ کریں یہ کتب مرکز سے مل سکتی ہیں۔ (مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

مجلس خدام الاحمدیہ کوئٹہ کا سالانہ اجتماع

مجلس خدام الاحمدیہ کوئٹہ (بلوچستان) کا دو روزہ سالانہ اجتماع ۱۸-۱۹ تبوک ۱۳۵۹ ہش بمطابق ۱۸-۱۹ ستمبر ۱۹۸۰ء کو مسجد احمدیہ کوئٹہ میں منعقد ہوا۔ صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ محترم محمود احمد صاحب کے ہمراہ محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب (ناظر اصلاح و ارشاد) اور مولوی غلام باری سیف صاحب بھی اس اجتماع میں شریک ہوئے

اجتماع ۱۸ ستمبر کو بعد نماز عصر مسجد احمدیہ میں شروع ہوا دور و نزدیک سے خدام جوق در جوق اس اجتماع میں شریک ہونے اور معزز مہمانوں کے روح پرور کلمات سے مستفید ہونے کے لیے عصر کی نماز سے بہت پہلے مسجد احمدیہ میں پہنچنا شروع ہو گئے تھے

اس اجتماع میں مولانا عبدالمالک خان صاحب اور محترم مولوی غلام باری سیف صاحب نے انتہائی دلچسپ اور دلگداز انداز میں خدام کو قرآن کریم اور احادیث مبارکہ آنحضرت صلعم کی روشنی میں ان کا مقام اور ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی اور سچ بولنے، قول سدید کی عادت ڈالنے، باہم محبت اور پیار سے رہنے اور خلافت سے وابستگی کی تلقین اور معاشرتی اور اسلامی آداب اپنانے کی طرف توجہ دلائی۔ اس کے علاوہ محترم جناب امیر صاحب جماعت احمدیہ کوئٹہ نے بھی حضرت مسیح موعود کے ملفوظات کا درس دیا رات کو خدام مسجد احمدیہ میں ہی سوئے اور رات کے پچھلے پہر نماز تہجد کی ادائیگی کے بعد محترم جناب مولانا عبدالمالک خان صاحب اور محترم مولوی غلام باری سیف صاحب کے درس قرآن کریم اور درس حدیث سے مستفید ہوئے اس اجتماع میں علمی مقابلوں میں خدام و اطفال نے نہایت شوق اور دلچسپی سے حصہ لیا تلاوت قرآن کریم کے مقابلے میں ۱۳ اطفال اور نظم خوانی کے مقابلے میں ۱۶ اطفال شریک ہوئے

آخر میں صدر محترم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ جناب محمود احمد صاحب نے خدام سے خطاب فرمایا اور خدام کو باہم محبت اور تعاون سے کام کرنے۔ قرآن کریم کی تعلیم کو حاصل کرنے اولاد کی بہتر تربیت اور بچپن سے دینی تعلیم سکھانے کی تلقین کی صدر محترم نے خدام کے ساتھ ساتھ اطفال کے علمی شوق اور ولولہ کو سراہا اور فرمایا کہ میں نے اس مجلس کے اطفال کو تمام مجالس کے اطفال سے زیادہ بڑھ کر تلاوت قرآن کریم اور نظم خوانی کے مقابلوں میں حصہ لیتے پایا ہے۔

جناب شیخ محمد حنیف صاحب امیر جماعت احمدیہ کوئٹہ کی جانب سے نظم خوانی کے مقابلہ میں حصہ لینے والے تمام خدام و اطفال کو ذاتی طور پر پچاس روپے فی کس کا انعام حوصلہ افزائی عنایت کیا گیا تقسیم انعامات کی تقریب اور صدر خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے خطاب کے بعد دعا ہوئی جس کے بعد ۴ بجے شام یہ دو روزہ مقامی اجتماع خیر و برکت کے ساتھ اختتام کو پہنچا قریباً ڈیڑھ سو خدام اس اجتماع سے مستفید ہوئے

فَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی ذٰلِكَ

(قائد مجلس خدام الاحمدیہ کوئٹہ (بلوچستان)

(بقیہ صفحہ ۴ کا)

الحاقی عبارتیں

اناجیل اربعہ اور اعمال الرسل میں رفع الی السماء کیلئے کیا کیا الحاقات ہوئے؟ پرانے نسخوں نے اس رد و بدل کو بے نقاب کر دیا ہے۔

۵ مرقس کے آخری ورق پر قرون اولیٰ میں بارہ آیات کا اضافہ کر دیا گیا ہے اس باب میں آسمان پر جانے اور خدا کے داہنے ہاتھ بیٹھنے کا ذکر ہے۔ اب مسلمہ طور پر یہ آیات الحاقی مانی جاتی ہیں ایک سکالر کہتے ہیں کہ جیسے ماسکو انگلستان میں نہیں ہو سکتا اسی طرح یہ آیات مرقس کے متن کا حصہ نہیں ہیں پرانے مستند نسخوں میں یہ آیات ناپید ہیں ایک ایسا بھی نسخہ ملا ہے جس میں ان بارہ آیات کو ارسٹن نامی ایک عالم کلیسا کی تحقیق بتایا گیا ہے

۵ انجیل لوقا کے آخر میں رفع الی السماء کی آیت سراسر الحاقی ہے۔ مستند نسخوں میں نہیں ہے

۵ اعمال کے شروع میں مسیح کے آسمان پر جانے کا ذکر ہے نسخہ بیزائی میں نہیں ہے یہ بھی الحاقی ہے۔

اب صرف وہ عبارت رہ جاتی ہے جس کا حوالہ برکت اللہ خان نے دیا ہے یعنی اعمال پ۱ ۹-۱۱۔ اس کے بارہ میں بھی علماء مانتے ہیں کہ یہ جواب عقیدہ کے ارتقاء کا آئینہ دار ہے۔ پہلا عقیدہ یہ تھا کہ تیسرے دن آسمان پر چلے گئے۔ لوقا کے آخر میں اسی عقیدہ کا پیوند لگایا گیا اعمال میں ہے کہ چالیس دن کے بعد رفع ہوا صاف ظاہر ہے کہ یہ عقیدہ کا ارتقاء ہے لوقا اور واقعہ میں کسی حواری نے رفع الی السماء کا ذکر نہیں کیا۔ مرقس پطرس کا شاگرد تھا اس نے بھی اس واقعہ کو درج نہیں کیا گویا متی یوحنا پطرس اور مرقس فرشتوں کی اس عہد آفریں گواہی سے بے خبر تھے اعمال میں جو گواہی درج ہے وہ متی میں نہیں یوحنا نے اس کا ذکر نہیں کیا پطرس نے اسے املاء نہیں کرایا نتیجۃً مرقس میں درج نہیں ہے ہم اس گواہی کو کیسے مان لیں پہلے گھر کی خبر لیجئے۔ اگر گھر میں فرشتوں کی مزعومہ گواہی کو ماننے والے نہیں ملتے تو باہر کون مانے گا"؟

۴ حرف آخر:- جناب برکت اللہ خان کے جواب میں فرشتوں کی تینوں شہادتوں کی حقیقت ہم بیان کر چکے ہیں خود عیسائی علماء انجیل میں تحریف و تبدیل کے قائل ہیں اور یہ نہیں مانتے کہ یہ سب فرشتوں نے کہا تھا قرآن حکیم نے ٹھیک حق بیان کیا ہے انجیل اور قرآن کے موازنہ سے یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہے کہ قرآن نے فرشتوں کا مکالمہ دیا ہے اور وہ واقعات کے رنگ میں بھی پورا ہو گیا اور انجیل کا پیش کردہ مکالمہ خیالی اور ظنی ہے

امید ہے کہ برکت اللہ خان صاحب اس تحقیق کے پیش نظر جواب سے ممنون فرمائیں گے۔

انعامی مقالوں کا انٹرویو

جو ممبرات لجنہ انعامی مقالہ بعنوان "اسلام انسان کی جسمانی اور روحانی صحت کا ضامن ہے" میں حصہ لے رہی ہیں ان کو مطلع کیا جاتا ہے کہ اجتماع پر ان سب کا اس مقالہ پر انٹرویو لیا جائے گا اس لیے ان تمام ممبرات کا اجتماع پر آنا لازمی ہے

(سیکرٹری تعلیم لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دعائے مغفرت

میرے داماد مصطفیٰ ملک صاحب اور میری بیٹی عزیزہ نفیسہ طاہرہ عرصہ چار سال کے بعد لیبیا سے ۲۸ ستمبر کو پاکستان آنے والے تھے کہ ان کا اکلوتا بیٹا عزیز خالد وقاص اچانک چند گھنٹے بیمار ہو کر اللہ تعالیٰ کو پیارا ہو گیا

إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ

قبل ازیں ان کی ایک بیٹی بھی پردیس میں وفات پا گئی تھی کہ اب یہ دوسرا صدمہ اٹھانا پڑا بچہ کو جنازہ پڑھ کر ۳۰ ستمبر کو لاہور میں دفن کیا گیا ماڈل ٹاؤن کے احباب نے بڑی ہمدردی اور حسن سلوک کیا بہت سے احباب ہوائی اڈہ پر گئے مکرم میجر غلام احمد صاحب نے تجہیز و تکفین کا تمام انتظام خود کیا خدا سب کو جزائے خیر دے۔ آمین۔

نیز احباب جماعت دعا کریں کہ مولا کریم عزیز مصطفیٰ ملک صاحب اور تمام عزیزوں کو صبر جمیل بخشے اور اس بچہ کا نعم البدل عطا فرما دے آمین

(منیر احمد قریشی ۱۱-۴۲ ماڈل ٹاؤن لاہور)

درخواست ہائے دعا

۱۔ مکرم سنی صادق صاحب اپنے صاحبزادے مشہود احمد صاحب کی طرف سے ۵۰/- روپے مساجد فنڈ کے لیے ارسال کرتے ہوئے عزیز موصوف کی دینی دنیوی ترقیات کے لیے دعا کے متمنی ہیں۔ اللہ تعالیٰ انکی جملہ پریشانیاں اور مشکلات دور فرمائے اور ہر طرح اپنی حفظ و امان میں رکھے آمین۔

۲۔ مکرم حاجی علیم الدین صاحب ہارون آباد نے اپنے صاحبزادے محمد اقبال جاوید کے ایصال ثواب کیلئے جو ایک حادثہ میں وفات پا گئے تھے کی طرف سے مبلغ ۳۰۰/- روپیہ بمد تعمیر مساجد ادا فرمایا ہے اور قارئین کرام سے دعا کی درخواست کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت اور بلندی درجات فرمائے۔ حاجی صاحب موصوف کو اللہ تعالیٰ صبر جمیل اور دینی دنیوی ترقیات عطا فرمائے

(وکیل المال اول تحریک جدید)

۳۔ میرے والد محترم چراغ دین صاحب پانچ سال سے بعارضہ فالج بیمار ہیں کافی علاج معالجہ کروایا گیا ہے مگر افاقہ نہیں ہوا جس کی وجہ سے بہت پریشانی ہے۔

دوست دعا فرما دیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت والی عمر عطا کرے

آمین

(ذوالفقار علی نئی آبادی بدوملہی)

"ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفس کرتی ہے"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فہرست عطیہ دہندگان برائے علاج نادار مریضان
فضل عمر ہسپتال ربوہ

(۱۵)

مکرم سلطان محمود اسلم گوندل صاحب مسجد فضل فیصل آباد ۵۰/- روپے
محترمہ بشریٰ بیگم اہلیہ شیخ مسیح اللہ صاحب 〃 〃 ۱۰۰/- 〃
مکرم چوہدری محمد یعقوب خان صاحب غلام محمد آباد 〃 ۱۰/- 〃
〃 شیخ محمد عبد اللہ صاحب جناح کالونی 〃 ۱۰۰/- 〃
〃 لطیف اللہ صاحب 〃 〃 ۱۰۰/- 〃
〃 نذیر احمد صاحب 〃 پیپلز کالونی فیصل آباد ۱۰/- 〃
〃 ڈاکٹر محمد امین الدین عامر صاحب 〃 〃 ۱۰/- 〃
〃 میاں محمد یعقوب صاحب 〃 〃 ۱۰/- 〃
〃 〃 〃 〃 ۱۰/- 〃
〃 ڈاکٹر محمد امین الدین عامر صاحب 〃 〃 ۱۰/- 〃
محترمہ والدہ طاہر احمد صاحب 〃 〃 ۲۰/- 〃
〃 اقبال بیگم صاحبہ 〃 〃 ۱۵/- 〃
مکرم ڈاکٹر شمیم احمد صاحب 〃 〃 ۱۰۰/- 〃
محترمہ صدف سعدیہ طاہر شاہد فرحت سنفورد ۱۰/- 〃
〃 〃 〃 ۱۰/- 〃
مکرم بشارت علی خان صاحب دواخانہ مفرح حیات فلیمنگ روڈ لاہور ۱۰۰/- 〃
〃 صوفی بشارت الرحمن صاحب ناظر تعلیم ربوہ ۱۰۰/- 〃
محترمہ والدہ چوہدری عبد الشکور صاحب گلاس والا ضلع سیالکوٹ ۱۰۰/- 〃
〃 بیگم سعید بشیر احمد صاحب بذریعہ میاں حفیظ احمد صاحب کھاریاں ۱۰۰/- 〃
مکرم سیّد عظمت صاحب سیالکوٹ ۲۰/- 〃
محترمہ آمنہ سمیع صاحبہ فیصل آباد ۲۰/- 〃
〃 بشریٰ صاحبہ دار الصدر شمالی ربوہ ۱۰/- 〃
مکرم چوہدری عبد الکریم صاحب کنجاہ ضلع سیالکوٹ ۵۰/- 〃
〃 ملک محمود احمد خان صاحب ریلوے روڈ لاہور ۵۰/- 〃
〃 محمد اعظم صاحب دار النصر غربی ربوہ ۵۰/- 〃
محترمہ شاہین اختر صاحبہ دار النصر غربی ربوہ ۲۰۰/- 〃
〃 سعدیہ نواز صاحبہ دار النصر ربوہ ۲۵/- 〃
مکرم محمد حنیف صاحب پنشنر دار النصر ربوہ ۱۰/- 〃
〃 نفاست احمد صاحب گولبازار ربوہ ۱۰/- 〃
〃 محمد علی صاحب آف سنگاپور حال ربوہ ۲۰/- 〃
محترمہ اہلیہ مرزا عبد الحمید صاحب دار الصدر جنوبی ربوہ ۲۰/- 〃
〃 مسز نثار قریشی صاحب آف سرگودھا ۱۰/- 〃
مکرم رشید احمد صابر صاحب A-۱-P ربوہ ۵۰/- 〃
محترمہ مسز فاروق چوہدری صاحبہ گلبرگ لاہور ۲۲۰/- 〃
〃 بشریٰ اعجاز صاحبہ ماڈل ٹاؤن 〃 ۲۰/- 〃
مکرم ملک تنویر احمد صاحب لاہور ۳۰/- 〃
محترمہ طاہرہ اعجاز صاحبہ معرفت ملک اعجاز احمد صاحب وزیر آباد ۲۰/- 〃
〃 شہناز زبیری صاحبہ بذریعہ محمد شفیع صاحب اشرف اسلام آباد ۵۰/- 〃
مکرم چوہدری فضل احمد صاحب نائب ناظر بیت المال آمد ربوہ ۲۰/- 〃
محترمہ بیگم نسیم حسن صاحب بذریعہ چوہدری شبیر احمد صاحب وقف جدید ربوہ ۲۰۰/- 〃
مکرم عبد المجید صاحب وارنٹ آفیسر دار الرحمت ربوہ ۱۶/- 〃

(باقی)

قرار دادِ تعزیت

مجلس عاملہ جماعت احمدیہ لاہور کے ایک ہنگامی اجلاس میں مندرجہ ذیل قرار داد تعزیت منظور کی گئی۔

جماعت احمدیہ لاہور کی مجلس عاملہ کے اراکین حلقہ سول لائنز کے سیکرٹری مال مکرم عبد الحمید خان صاحب کی اچانک المناک وفات پر گہرے تاسف اور دلی غم کا اظہار کرتے ہیں۔ وہ ۱۱ ستمبر ۱۹۸۰ء کی صبح لاہور سے ربوہ جاتے ہوئے بس کے ایک حادثے میں اللہ کو پیارے ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مکرم عبد الحمید خان صاحب بہت اخلاص اور لگن سے کام کرنے والے سلسلہ کے ان تھک کارکن تھے۔ کئی سالوں سے اپنے حلقہ کے سیکرٹری مال تھے اور تا دم آخر اپنے فرائض بڑی ہی خوش اسلوبی سے سرانجام دیتے رہے۔ حتیٰ کہ اپنے آخری سفر پہ روانہ ہونے سے پہلے (جو لاہور سے ربوہ کا سفر تھا) انہوں نے ضروری خیال کیا کہ جو جمع شدہ چندہ ان کے پاس ہے وہ جمع کراتے جائیں چنانچہ یہ چندہ مقامی جماعت کے پاس جمع کرانے کے بعد وہ سفر پر روانہ ہوئے جہاں سے واپس نہ آئے۔

وہ مجلس انصار اللہ کے بھی سرگرم کارکن تھے اور مجلس کا کام بھی بڑے ذوق وشوق سے کرتے تھے۔ جو کام بھی ان کے سپرد کیا جاتا اس کو احسن طریق سے سرانجام دینے میں اپنی پوری کوشش صرف کر دیتے تھے۔

جماعت احمدیہ لاہور کے افراد نے ان کی اچانک وفات کی خبر بڑے دکھ کے ساتھ سنی۔ ہم اس عظیم صدمہ میں ان کے والدین ان کی اہلیہ، ان کے بچوں، ان کے بھائی اور لائق صد احترام برادر نسبتی محترم چوہدری حمید اللہ خان صاحب ناظر ضیافت اور دیگر تمام اعزہ و اقارب سے قلبی حزن و ملال کے جذبات کے ساتھ تعزیت کا اظہار کرتے ہیں۔

ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے ان کے درجات بلند کرے اور ان کے پسماندگان کو اپنی رضا کے مطابق صبر کرنے اور صدمہ کو حوصلہ کے ساتھ برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور اپنے فضل سے ہمیشہ ان کا حامی و ناصر ہو۔ آمین

(ہم ہیں اراکین مجلس عاملہ جماعت احمدیہ۔ لاہور)

اعلان دار القضاء

مکرمہ حاجرہ بیگم صاحبہ ۲۳/۱ محلہ دار البرکات ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے خاوند مکرم نذیر احمد صاحب وفات پا گئے ہیں قطعہ ۲۳/۱ واقع محلہ دار البرکات ربوہ مرحوم کے نام الاٹ ہے اسی طرح بدوملہی میں ایک مکان اور دوکان مرحوم کے نام ہے میرے علاوہ مرحوم کے درج ذیل وارثان بھی ہیں (۱) عزیز احمد صاحب پسر (۲) امتہ المتین صاحبہ (۳) امتہ الوحید بشریٰ صاحبہ (۴) مبارکہ طیبہ صاحبہ (۵) سمیرہ کوثر صاحبہ دختران۔

استدعا ہے کہ قطعہ ۲۳/۱ ہم تمام وارثان کے نام بحصص شرعی منتقل کرنے کا فیصلہ صادر فرمائیں۔ اسی طرح بدوملہی والی جائیداد بھی بحصص شرعی تقسیم کرنے کا فیصلہ صادر فرما دیں۔

میرے خاوند مرحوم موصی نہیں تھے اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جائے

(ناظم دار القضاء ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

موصیانِ کرام توجہ فرمائیں

ایک ضروری وضاحت

بعض موصی احباب اپنی جائیداد کی تشخیص مکمل کروانے کے بعد بھی اپنے ذمہ حصہ جائیداد کی واجب الادا رقم کی وصولی یا بقایا وغیرہ کی حساب فہمی کے لئے نظامت تشخیص جائیداد موصیان کو لکھ دیتے ہیں۔ جو درست نہیں۔ ہر موصی کی تشخیص جائیداد کی کارروائی مکمل ہونے کے بعد مثل دفتر میں بھیجدی جاتی ہے۔ صیغہ ہذا کے سپرد صرف موصی احباب کی جائیداد کی تشخیص کا کام ہے۔ موصی کی جائیداد کی تشخیص مکمل ہونے پر پوری ادائیگی کے بعد کلیرنس سرٹیفکیٹ جاری کرنا وصولی اور بقایا وغیرہ کی حساب فہمی کا کام دفتر بہشتی مقبرہ کے سپرد ہے۔ لہذا تشخیص جائیداد کے علاوہ دیگر جملہ امور کے بارے میں تمام موصی احباب مکرم سیکرٹری صاحب دفتر مقبرہ بہشتی ربوہ سے خط و کتابت فرمایا کریں۔ سوائے امور متعلقہ تشخیص جائیداد کے دیگر امور کے بارے میں اگر صیغہ ہذا کو کوئی خط آئے گا۔ تو وہ سیکرٹری صاحب مجلس کارپرداز کو بھجوا دیا جائے گا۔ اور وہی اس کا جواب دیں گے۔ مگر اس طرح تاخیر ہونے کا امکان ہے۔

(ناظم تشخیص جائیداد موصیان)

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

ایک اور یاددہانی

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ میں جن مخلصین جماعت احمدیہ نے وعدے لکھوائے ہوئے ہیں ان کی خدمت میں ایک دفعہ پھر بطور یاددہانی گزارش ہے کہ ان کی طرف سے کل وعدہ کا ۱/۱۵ حصہ تک ادائیگی جلد ہونی چاہیئے۔ یہ یاددہانی عالمگیر جماعت احمدیہ کے تمام مخلصین کی خدمت میں ہے کہ وہ اپنے اپنے ملک میں ادائیگی کر دیں۔

(خاکسار سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

تقریب رخصتانہ

میری سب سے چھوٹی بیٹی عزیزہ امۃ الباسط سلمہا کی تقریب رخصتانہ مورخہ ۴ اکتوبر بروز ہفتہ میرے مکان حامد تاج دارالرحمت شرقی ربوہ میں منعقد ہوئی۔ تقریب کا آغاز محترم مولانا محمد شریف صاحب سابق مبلغ کی تلاوت قرآن پاک سے ہوا۔ جس کے بعد محترم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال نے حضرت مسیح موعود کی ایک نظم کے چند اشعار خوش الحانی سے پڑھے۔ محترم صوفی غلام محمد صاحب ناظر بیت المال نے دعا فرمائی۔ عزیزہ کی شادی عزیزم ملک محمد انور ابن ملک محمد یوسف صاحب اعوان آف سرگودھا کے ساتھ طے پائی تھی۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو جانبین کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے آمین

اسی طرح میرے بیٹے عزیزم پرویز احمد طارق فلائٹ لیفٹیننٹ پاکستان ایرفورس کو بھی اللہ تعالیٰ نے یکم اکتوبر کو تیسرے فرزند سے نوازا ہے۔ بزرگان احمدیت سے بچے کی صحت و عافیت والی زندگی کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے۔

رشیدہ بیگم اہلیہ چوہدری علی محمد صاحب بی اے بی ٹی مرحوم ربوہ

درخواست ہائے دعا

۱۔ مکرم راجہ زین العابدین صاحب دارالبرکات ربوہ نے اپنے صاحبزادہ مکرم راجہ ظفر اللہ خان صاحب کو لنڈن میں پی ایچ ڈی سائنس کی ڈگری ملنے کی خوشی میں بمد تحریک جدید مبلغ ۱۰۰ روپے بھجوائے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ موصوف کا یہ اعزاز ان کے لئے ان کے خاندان کے لئے اور سلسلہ کے لئے مفید و بابرکت اور مزید ترقیات کا پیش خیمہ بنائے نیز ان کے بھائی مکرم راجہ بشیر الدین صاحب کی پریشانیاں دور ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے
(وکیل المال اول تحریک جدید)

۲۔ خاکسار ۷ ستمبر سے بورڈ آؤٹ ہو کر پنشن پر آ گیا ہے اور واقف بعد از ریٹائرمنٹ ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ وہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے اس کا اہل بنا دے۔ اور میرا وقف قبول ہو۔ آمین۔ نیز خاکسار کو بعض وجوہات کی بنا پر مالی پریشانیاں درپیش ہیں احباب ان کے دور ہونے کے لئے بھی دعا فرمائیں۔
محمد نصیب عارف اکاؤنٹس آفیسر

۳۔ مکرم مرزا اسلم حیات بیگ صاحب محاسب، ناظم تشخیص جائیداد صدر انجمن احمدیہ کی والدہ محترمہ بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں۔ محمد ارشد کاتب

تصحیح

۱۷ ستمبر کے شمارے میں مکرم محمد رفیق صاحب کے نکاح کا اعلان شائع ہوا ہے۔ اس میں غلطی سے عزیزہ شاہدہ بیگم صاحبہ کے والد صاحب کا نام غلط شائع ہو گیا ہے صحیح نام عبدالرزاق ہے۔ یہ نکاح ۲۱ ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا گیا۔ (ادارہ)

الفضل کی قدر و قیمت کا اندازہ

سیدنا حضرت المصلح الموعود فرماتے ہیں:۔
"آج لوگوں کے نزدیک الفضل کوئی قیمتی چیز نہیں۔ مگر وہ دن آ رہے ہیں اور وہ زمانہ آنے والا ہے جب الفضل کی ایک جلد کی قیمت کئی ہزار روپے ہوگی لیکن کوتاہ بین نگاہوں سے یہ بات ابھی پوشیدہ ہے۔" (الفضل ۲۸ مارچ ۱۹۴۶ء)

مکانات برائے فروخت

ربوہ میں تین مکانات قابل فروخت ہیں۔ خواہشمند احباب متوجہ ہوں

۱۔ دارالنصر شرقی مشتمل بر تین کمرے۔ ایک سٹور۔ ایک باورچی خانہ۔ رقبہ ایک کنال سات مرلے۔ ۶۰ فٹ سڑک پر واقع چار دکانیں بن سکتی ہیں۔ پانی میٹھا کنواں اور اس میں ہینڈ پمپ لگا ہوا ہے۔ بجلی موجود ہے۔

۲۔ دوسرا مکان دارالنصر شرقی مشتمل بر چار کمرے۔ ایک باورچی خانہ رقبہ دس مرلے۔ پانی میٹھا۔ کنواں اور اس کے اندر ہینڈ پمپ لگا ہوا ہے۔ بجلی موجود ہے سڑک پر واقع ہونے کی وجہ سے ایک دکان بنائی جا سکتی ہے۔ چار درخت۔ نیم۔ کیکر۔ بیری شیشم کے درخت صحن میں ہیں

۳۔ دارالبرکات سے جنوب کی طرف اور دارالعلوم غربی سے مغرب کی طرف دارالرحمٰن کالونی میں واقع رقبہ ایک کنال جو زمین سے تین فٹ اونچا ہے۔ ایک بڑا کمرہ اور باورچی خانہ تعمیر شدہ ہے۔ چار دیواری سیمنٹ سے کرائی گئی ہے۔ مکان کے دونوں طرف گلیاں ہیں۔ اور دونوں طرف صحن کے دروازے لگے ہوئے ہیں۔ مسجد اقصیٰ۔ ہائی سکول۔ جامعہ احمدیہ۔ کالج اور بازار نزدیک ہے۔ خواہشمند حضرات درج ذیل پتہ پر رابطہ قائم کریں۔

فضل عمر پراپرٹی ڈیلرز نزد ریلوے پھاٹک ربوہ

فون نمبر: ۶۴۰ فون رہائش: ۵۴۰

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل و کرم سے میرے بھائی جان چوہدری اشفاق احمد صاحب آف لنڈن کو ۲۴ ستمبر کو ایک بیٹی کے بعد بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود چوہدری عنایت اللہ مرحوم آف راولپنڈی کا پہلا پوتا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صالح لمبی عمر والا اور خادم دین بنائے۔ آمین

نسرین کوثر بنت چوہدری عنایت اللہ صاحب مرحوم 268 گارڈن کالج روڈ راولپنڈی

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴